رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ط

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ہیں ابھی اک نورانی چہرے کے پرستار ہمیں ہوں

اتکفر خلفاء النبی تجاسرا
وان کنت قد ساءتک امر خلافۃ
فبا ذنہ قد وقع ما کان واقعا
وما استخلف اللّٰہ العلیم کذا ھل
وقضیت امور خلافۃ موعودۃ

اتلعن من ھو مثل بدل منور
تحارب صلیک احبتا ھم کمشتری
فلا تبک بعد ظھور خد بمقدر
وما کان رب الکائنات کمہتر
ففی ذاک ایات لقلب مفکر
(مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت مینیجر
الفضل قادیان ضلع گورداسپور
کے پتہ سے ہو

الفضل

مقامی خریداران چندہ للعہ

چندہ غیر ممالک سے ۔ (عہ) روپیہ

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب!

جلد ۲ | مورخہ ۶۔ اگست ۱۹۱۴ء مطابق ۱۲۔ رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ | نمبر ۲۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح نے بخاری شریف کی حدیث انا محمد و احمد وانا الماحی الذی یمحو اللّٰہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی انا العاقب پڑھاتے ہوئے فرمایا۔ کچھ لوگ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ کہ احمد آنحضرۃ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا نام تھا۔ انہیں یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ اسماء النبی کی ذیل میں۔ ماحی۔ حاشر۔ عاقب۔ کا بھی ذکر ہے۔ پس جب یہ صفاتی نام سمجھے جاتے ہیں۔ تو احمدؐ کیوں صفاتی نام نہ سمجھا جائے کیونکہ نام وہی ہوتا ہے۔ جو ماں باپ رکھیں۔ اور جس سے انسان پکارا جائے۔ البتہ محمدؐ (صلے اللّٰہ علیہ وسلم) آپ کا نام تھا۔ یہی ماں باپ نے رکھا یہی عبادات میں آتا ہے۔ یہی کلمہ میں ہے۔ اور صرف نام تو کچھ چیز نہیں ہوتا۔ جب تک انسان اسم بامسمٰی نہ ہو۔ آنحضرت صلعم کا نام محمد تھا۔ اور آپ ہر خوبی سے موصوف و متصف تھے۔ پھر آپ اپنے مولیٰ کی محبت و تعریف میں سب سے بڑھے ہوئے تھے۔ اس لئے آپ احمد کہلائے۔

مہمان (۱) لاہور سے بابو عبد الحمید صاحب آڈیٹر۔ (۲) سید محمد حسین شاہ صاحب۔ (۳) بابو محمد عثمان۔ ہیڈ ڈرافس مین اور کلانور سے بدر الدین صاحب۔ حسین خانوالہ سے محمد اسحٰق صاحب ڈیرہ کوٹ سے علی محمد۔ فرمان علی صاحب۔ مبلغین میں سے چوہدری بدر بخش صاحب علاقہ مالوہ سے تبلیغ کرکے واپس آئے۔ مبلغین کا جلسہ ہفتہ میں دو بار نہایت پُر رونق ہوتا ہے۔ اٹھوال سے ۱۲ آدمی آئے۔

تازہ خبریں

ڈنمارک ناروے اور سویڈن نے غیر جانبداری کا اعلان کیا ہے۔

(لنڈن یکم اگست) فرانس نے آدھی رات کو ایک عام فوجی اجتماع و آراستگی کے شروع کرنے کا حکم دیا۔

(روما یکم اگست) جرمنی نے روس و فرانس کو الٹی میٹم دیا ہے۔

(لنڈن ۲۔ اگست) جرمنی کے اعلان جنگ پر لنڈن کے ویسٹ اینڈ میں عظیم اضطراب پھیل گیا۔ پولیس نے جرمنوں اور فرانسیسیوں کی جماعت کو جو بازاروں میں مظاہرہ کر رہی تھیں۔ منتشر کر دیا۔

جرمن سفارت خانہ کے اراکین سینٹ پیٹرز برگ سے روانہ ہو گئے ہیں۔

(برلن ۲۔ اگست) روسی سرحد پر پہلی گولیاں چل گئیں۔ ایک روسی پٹرول نے کل مقام پراشکو کے قریب جرمن پٹرول پر فیر کئے۔ جو جرمن سرحد کی طرف ۳۰۰ گز کے فاصلہ پر تھی۔ جرمنوں نے بھی دشمن پر فیر کئے۔ کسی جانب نقصان نہیں ہوا۔

جاپانی سفیر نے رائٹر کے قائمقام سے کہا۔ کہ اگر برطانیہ یورپ کی جنگ میں الجھ گیا۔ تو جاپان اپنے اتحاد کی شرائط کو پورا کریگا۔

روس نے فنلینڈ میں اعلان جنگ کر دیا ہے۔ اور میدان جنگ کے لئے ۴ لاکھ فوج تیار رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(لنڈن ۲۔ اگست) جرمنی نے فرانس پر حملہ کر دیا ہے۔ جرمنی کی فوج مقام لانگوی پر چڑھائی کر رہی ہے۔

(برلن ۲۔ جولائی) ایک زبردست روسی دستے نے جس میں توپیں اور کاسک شامل ہیں۔ مقام بیالا کے قریب جرمنی پر حملہ کر دیا ہے۔ اب خبروں کا آنا بند ہو گیا ہے۔

(لکسمبرگ ۲۔ اگست) جرمن سپاہیوں سے بھری ہوئی ایک ٹرین سٹیشن پر پہنچی۔ اور سپاہیوں نے اس غرض سے تمام پلوں پر قبضہ کر لیا۔ کہ فوجی ٹرینیں اس علاقہ میں سے باقاعدہ اور بلا مزاحمت گذر سکیں۔ جرمنوں کا بیان ہے کہ ریلوے لائن جاری ہے۔

باہتمام منشی غلام رسول مینجر ضیاء الاسلام پریس قادیان چھپکر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر کے لئے شائع ہوا

کا خیال و آراء

جنگِ یوروپ

(لنڈن یکم اگست) گورنمنٹ روس نے ایک شاہی فرمان کے ذریعہ سے فنلینڈ میں حالت جنگ کا اعلان کیا ہے۔ انگلستان اور روس کے درمیان جہاز رانی کا سلسلہ مسدود ہو گیا ہے۔

آسٹریا نے اپنی بحری اور بری سپاہ کے عام اجتماع اور آراستگی کا حکم دیدیا ہے۔ اور روسی فوج کے اجتماع و آراستگی کے جواب میں اپنی ریزرو فوج کا آخری حصہ بھی طلب کیا ہے۔

(لنڈن یکم اگست) جرمنی کو جو بین الاقوامی ٹرینیں جاتی تھیں۔ ان کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ جرمنی اور دیگر ممالک کا سلسلہ ٹیلیفون رک گیا ہے۔ فرانس نے اشیاء خوردنی کی برآمد روک دی ہے۔

(اوٹاوہ یکم اگست) امید کی جاتی ہے۔ کہ ملیشیا کے ہزار جوانوں کو لڑائی کے لئے مجتمع و آراستہ کیا جائیگا۔

البرٹ کے والنٹیروں نے اپنی خدمات گورنمنٹ کے روبرو پیش کی ہیں۔

برطانیہ نے آسٹریا اور روس کو باہم رضامند کرنے کے لئے آخری کوشش کی ہے۔ مگر امید نہیں۔ کہ اس تجویز کو سینٹ پیٹرزبرگ میں کامیابی حاصل ہو۔

(لنڈن یکم اگست) فرانس کے سوشلسٹ لیڈر موسیو جوریس پیرس کے ایک قہوہ خانہ میں قتل کر دیئے گئے۔ ان کا قاتل مقام رانجو کا ایک نوجوان ہے۔ جو مخبوط الحواس بیان کیا جاتا ہے۔

(برلن یکم اگست) آج دوپہر کو الٹی میٹم کا میعاد جو روس کو دیا گیا ہے۔ منقضی ہو جائے گی۔

(واشنگٹن یکم اگست) سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جرمن سفیر سینٹ پیٹرزبرگ سے روانہ ہو رہا ہے۔

(لنڈن یکم اگست) سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اٹلی غیر جانبدار رہیگا۔ اٹلی کے وزیر خارجہ نے جرمن سفیر سے کہا۔ کہ اٹلی کا اتحاد مدافعانہ جنگ کے لئے ہے آسٹریا نے جو لڑائی شروع کی ہے اسے جرمنی نے اس کی حمایت کی ہے۔ وہ مدافعانہ نہیں۔ بلکہ جارحانہ ہے۔

(لنڈن یکم اگست) کل نیویارک کے سٹاک ایکسچینج کے بند ہو جانے سے دنیا بھر کے مالیہ بازاروں کا کاروبار بند ہو گیا۔ دوسری منڈیاں بھی درہم برہم ہو گئیں۔

(برلن یکم اگست) قیصر نے محل شاہی کے بالاخانے سے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جرمنی میں منحوس دن کا آغاز ہو گیا ہے۔ تلوار زبردستی ہمارے ہاتھ دی جا رہی ہے۔ اگر صلح ممکن نہ ہوئی تو ہمیں اپنے دشمنوں کو بتا دینا چاہیئے۔ کہ جرمنی پر حملہ کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔

قیصر جرمنی نے تمام سپاہ کے اجتماع و آراستگی کا حکم دیدیا ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں بھی عام فوجی اجتماع و آراستگی کا حکم دیا گیا ہے۔ برطانیہ کی بحری لیگ نے مطلع کیا ہے کہ انگریزی بیڑہ ہر طرح مکمل اور لیس ہے۔

(پیرس یکم اگست) گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ریزرو فوج کے تمام سپاہی آج نصف شب سے ۲۴ گھنٹہ کے اندر فوج میں جا ملیں جرمنی میں مارشل لا کا اعلان کیا گیا ہے۔ ریلوے ڈاکخانہ تار کے صیغے محکمہ فوج کے حوالہ کر دیئے گئے ہیں۔ فوج کی نقل و حرکت کی اطلاع ممنوع قرار دیگئی ہے۔ بلجیم بھی اپنی فوج کو کیل کانٹے سے آراستہ کر رہا ہے۔ انگلستان کی حقوق طلب عورتوں نے اپنی کارروائیوں کو ملتوی کر دیا ہے۔

(پیرس یکم اگست) سرحد کے نزدیک بہت سے فوجی دستے متعین کر دیئے گئے ہیں۔ ٹیلیفون اور تار کاٹ ڈالے گئے ہیں۔ سڑکیں فوجوں سے رک گئی ہیں۔ اور سیاحوں کی موٹریں ضبط کر لی گئی ہیں۔ بعض ریلوے لائینوں کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا ہے۔ اور جلد چلنے والی توپیں ریلوے کے ٹوٹے ہوئے حصوں پر نصب کر دی گئی ہیں

(سینٹ پیٹرزبرگ یکم اگست) برطانیہ کلاں نے حریفین کے سامنے شرائط صلح پیش کرنے کی آخری کوشش کی ہے۔ لیکن کامیابی کی کوئی امید نہیں۔

(لنڈن ۳۔ اگست) پریذیڈنٹ فرانس نے کل شام قوم سے اپیل کرتے ہوئے کہا۔ کہ فرانس کو بھی دیگر اقوام کی طرح اپنے ملک کی حفاظت کے لئے جنگی تیاری کرنی پڑی ہے۔ مگر لازم نہیں کہ یہ تیاری جنگ کے منتج ہو۔

(پیرس ۲ اگست) جنگی تیاریوں کے باوجود تمام گورنمنٹوں اور خصوصاً روس آسٹریا جرمنی اور فرانس کے مابین سلسلہ گفت و شنید جاری ہے۔

(واشنگٹن ۲۔ اگست) پریذیڈنٹ ولسن اور سٹیٹسمان کانگرس نے منظور کر لیا ہے۔ کہ تمام اجنبی جہازوں کو جنگ یوروپ کے دوران میں امریکن جہازوں کے طور پر درج رجسٹر ہونے کی اجازت دی جائے۔

(بقیہ از لیڈ صفحہ ۳)

(۹) شاہ خوارزم کا گورنر ارقان۔ فدائیوں کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ اور قاتلوں نے خون آلود خنجر لئے بازاروں میں گشت لگایا۔

(۱۰) شاہ رچرڈ کے حریف شہنشاہ کنراڈ والئے فرانس کو ایک فدائی نے اپنے خنجر سے ہلاک کر دیا۔ (۱۱) سلطان سنجر کے سرہانے دھمکی آمیز خط کا پایا گیا۔

انارکسٹوں کی خباثت

(۱) ۵۔ فروری ۱۸۸۰ء زار کا سرہ بارود سے اڑا یا گیا۔ ۵۳ آدمی ہلاک و مجروح ہوئے۔ جا سٹورن نام ہلٹ کی کوشش کا نتیجہ تھا۔ (۲) ۱۳۔ مارچ ۱۸۸۱ء رساکاف اور گرینوز کی نے یکے بعد دیگرے بم پھینک کر زار روس کو قتل کر دیا۔ (۳) ۲۸۔ دسمبر ۱۸۸۳ء کرنل سڈیکن افسر خفیہ پولیس کو ایک مکان کے اندر مار ڈالا گیا۔ (۴) نومبر ۱۸۹۰ء۔ جنرل سلیورسکاف پیرس کے ایک ہوٹل میں انارکسٹ کے ہاتھوں سے قتل ہوا۔ (۵) ۲۹۔ جولائی۔ ہمبرٹ شاہ اٹلی کا قتل (۶) ۲۔ اگست۔ مظفر الدین قاچار شاہ ایران کی گاڑی پر پیرس میں حملہ ہوا۔ وزیر قتل ہوا۔ اور شاہ بچ گیا۔ (۷) ۱۴۔ ستمبر ۱۹۰۱ء میکنزلی ولیم رئیس جمہوریہ امریکہ انارکسٹ کے ہاتھ سے زخمی ہو کر انتقال کیا۔ (۸) ۱۰۔ جون ۱۹۰۳ء شاہ الگزینڈرا اور ملکہ سرویا سوتے ہوئے بیرحمی سے قتل کئے گئے۔ گرینڈ ڈیوک سرجیس کا قتل۔ (۹) ۲۵۔ اگست ۱۹۰۶ء۔ ایم سٹول۔ پی۔ این وزیر اعظم روس کا قتل۔ (۱۰) ۲۶۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء شاہزادہ ایٹو گورنر گورنر جنرل کوریا کا قتل۔ ۲۳۔ دسمبر۔ لارڈ ہارڈنگ پر بم۔ ۱۰۔ جون مارشل شوکت پاشا کا قتل۔ (۱۱) زار الگزینڈرا کے سرہانے دھمکی آمیز خط پایا گیا۔

یہ ہے زمانہ قدیم و جدید کے جاں ستان گروہوں کے اعمال سیاہ کی ایک نہایت مختصر فہرست۔

اب اس سے یہ تو ظاہر ہو گیا۔ کہ دونوں کا مقصد اعظم محض بادشاہان اور دیگر بڑے بڑے آدمیوں کا خون گرانا ہے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے جو کچھ باطنی کرتے تھے۔ وہی انارکسٹ کرتے ہیں۔ مثلاً باطنیوں کے ہاں تین گروہ ہوتے تھے۔ قتل کا کام تیسری گروہ یعنی فدائیوں کے سپرد تھا۔ اور وہ روپیہ فراہم کرنے کیلئے بھی جان لے لینا جائز سمجھتے تھے۔ ان کے نزدیک راز فاش کرنیوالوں کا قتل سب سے مقدم تھا۔ بعینہ یہی کیفیت انارکسٹوں کی ہے۔ پس ایک مومن کا فرض ہے کہ ملاحدہ کے بروز جن کے نئے شاگرد (جو ڈھینگروں اور گھونسوں کی شکل میں نمودار ہو رہے ہیں) قلع قمع کریں حکومت وقت کا ہاتھ بٹائے اور عنداللہ ماجور ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان ۔ دار الامان ۔ ۶ ۔ اگست ۱۹۱۴ء

حسن بن صباح کے شاگرد یعنی مشرق کے فدائی اور مغرب کے انارکسٹ!

آرچ ڈیوک فرڈننڈ ولیعہد آسٹریا اور اس کی بیوی کا سبیا انارکسٹوں کے ہاتھ سے قتل ہونا اور ڈیوک کے بستر ے ڈچس کے کمرے نیز دفتروں پر تک بم کا پایا جانا ۔ پھر روسی ہنلسٹوں کا حال ہی میں زار کی ٹرین اڑا دینے کی کوشش کرنا ۔ نیز نیو یارک میں ۶ ۔ جولائی کو ۴ ۔ انارکسٹوں کا بم بناتے ہوئے ہلاک ہونا اور حال ہی میں خدیو مصر پر قسطنطنیہ میں قاتلانہ حملہ کیا جانا ایسے واقعات ہیں جو لامحالہ ہر ایک طبیعت میں اس عجیب اور خطرناک گروہ کے حالات دریافت کرنے اور اس دشمن انسانیت فرقہ کی ابتدائی تاریخ سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق پیدا کرتے ہیں ۔ لہٰذا الفضل کے ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے لکھا جاتا ہے ۔ کہ جس طرح بہشت کے ساتھ دوزخ ۔ دن کے ساتھ رات ۔ روشنی کے ساتھ اندھیرا اور نیکی کے ساتھ بدی کا وجود ہے ۔ اسی طرح آدم کے ساتھ ابلیس ، اور شہزادہ امن کی فتنہ کش فوج کے مقابل تاریکی کے بادشاہ کا امن شکن اور فتنہ انداز لشکر ہے ۔ ابلیس کی بغاوت اور سرکشی کے بعد ابنائے آدم سے جو پہلا گناہ سرزد ہوا ۔ وہ قابیل کے خون ناحق کی شکل میں ظاہر ہوا تھا ۔ اور باغی شیطان نے جس گنہگار ابن آدم کو اپنے دام تلبیس میں سب سے پہلے پھانسا اور اپنا فدائی بنا کر اُسے خون ناحق کا مرتکب کیا ۔ وہ ہابیل تھا ۔ اس کے بعد جوں جوں نسل آدم نے ترقی کی ۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک طرف تو آدم اور قابیل پیدا ہوتے گئے ۔ دوسری طرف شیطان اور اس کے فرزند ابلیس کا وجود عدم سے ہستی کی شکل اختیار کرتا رہا ۔ پھر ایک زمانہ آیا کہ حسن بن صباح اور اس کے ہم خیال ملاحدہ و باطنیین نے اپنے ناپاک ارادوں اور مکروہ وخطرناک افعال سے دنیا کے امن کو برہم اور آرام کو مکدر کر دیا ۔ اگر کسی تاجدار نے (خواہ وہ سلطان سنجر جیسا بارعب و با اقتدار فرمانروا ہی کیوں نہ ہو) ان کی سرکوبی کا ارادہ کیا ۔ تو حسن کے جان فروش دھوکہ خوردہ فدائیوں نے اپنے مرشد کا خنجر آبدار سلطان کے سرہانے جا رکھا ۔ اور ساتھ ہی حسن کے اپنے ہاتھوں کا لکھا ہوا خط پہنچا کر اُسے پورے طور سے ڈرا دیا ۔ پھر اگر کسی عالم نے (خواہ وہ فخر الدین رازی کے پایہ کا مقتدر اور روحانی اثر رکھنے والا امام ہی کیوں نہ ہو) اس گروہ باطنیہ کے برخلاف وعظ کیا ۔ تو جھٹ ایک فدائی کے نام قرعہ پڑا ۔ وہ امام کے وہاں گیا ۔ اس کے شاگردوں میں شامل ہوا ۔ اور موقعہ پا کر امام صاحب کو نیچے گرا سینہ پر چڑھ بیٹھا اور اس وعدہ پر رہا کیا ۔ کہ آئندہ اس فرقہ کے خلاف ایک حرف تک نہ کہا جائیگا ۔ غرض ان شیطان کے مریدوں نے وہ زور پکڑا ۔ اور اسقدر طاقت اختیار کی ۔ کہ ہلاکو کے عروج کے وقت اگر مسلمان کسی وجود سے خائف تھے تو صرف یہی ایک سلطان الجبال کا خونخوار گروہ تھا ۔ اور جن لوگوں نے شرر لکھنوی کا حسن بن صباح فردوس بریں نیز دوسرے مصنفین کی کتابیں فرقہ باطنیہ اسماعیلیہ کے متعلق مطالعہ کی ہیں ۔ ان کو علم ہے کہ قلعہ التموت کے باطنی فرمانروا کا بھیانک ۔ اور چونکا دینے والا نام بڑے بڑے بارعب و پر ہیبت تاجداران عالم پر خوف و ہراس کا عالم طاری کرتا تھا ۔ اور کسی کو جرأت نہ تھی ۔ کہ فرقہ اسماعیلیہ کے خلاف عملی کارروائی تو ایک طرف محض لب کشائی کرے ۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس لامذہب خونخوار گروہ کے ہاتھوں چند ہی سال کے اندر اندر بے شمار وحشیانہ قتل و غارت کی وارداتیں عمل میں آئی تھیں ۔ اور دنیائے اسلام میں حاکم و محکوم دونوں کو ہر وقت اپنی جان کا خطرہ تھا ۔ ایران کے قدیم شہر رے (روسی فوج کی موجودہ چھاؤنی) قزوین کی تو یہ حالت تھی کہ بیچاری بندہ باطنی فدائیوں کے حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے ہر خورد و کلاں مسلح رہتا تھا ۔ اور اس کثرت سے چھریاں بنائی جاتی تھیں ۔ کہ یہ شہر اس ہتھیار کے لئے مشہور ہو گیا ۔

اس کمال کے بعد باطنی گروہ کو زوال آیا ۔ اور خواجہ نصیر الدین کی کوششوں نیز تاتاریوں کے خون آشام اسلحہ نے ملک دنیا کو ایک مدت کے لئے باطنیوں کے ناپاک وجود سے پاک کیا ۔ اور حق کر نکلے ہوئے زہریلے خاردار درخت کو بظاہر بیخ و بن سے اکھاڑ دیا لیکن اس کی جڑیں زمین میں اسقدر دور تک پہنچی ہوئی تھیں ۔ کہ ان کا کلیتہً معدوم کرنا انسانی طاقت سے باہر تھا ۔ آخر وہ پھر شگوفے لائیں ۔ اور بڑھتے بڑھتے بیسویں صدی کے انارکسٹوں اور ہنلسٹوں کی خفیہ سائیٹیوں کی شکل میں نمودار ہوئی ہیں ۔ چنانچہ ہر دو گروہوں کے اصول ۔ طرز عمل اور ارادوں میں مماثلت اور مطابقت ہے فرق صرف اسقدر ہے ۔ کہ حسن کا قدیم فدائی چھری سے مسلح ہوتا تھا ۔ مگر ہمارے زمانہ کا انارکسٹ سنگین کی بجائے پستول اور بم سے آراستہ ہے ۔ التموت کا باطنی مذہب کے نام پر جان دیتا اور بہشت بریں میں داخل ہونے کی امید پر جان لینے کے لئے جان پر کھیل جاتا تھا ۔ اور شیخ کے اشارہ پر بلند مینارہ سے گر کر جان دیدینا زہر کا پیالہ پی کر ڈھیر ہو جانا یا جلتی آگ میں کود پڑنا اس کے لئے معمولی سی باتیں تھیں ۔ لیکن یورپ کا نہلسٹ گو اپنی سائیٹی کے حکم پر بلا چون و چرا قدیم فدائی کی طرح جان دینے پر آمادہ ہے ۔ مگر مغرب کی آزاد زمین میں تربیت یافتہ ہونے کی وجہ سے وہ مذہب کی بجائے وطن پرستی کے نشہ میں سرشار ہے ۔ اور اگر ایشیائی حسن باطنیوں کے فردوس بریں میں پہنچنے اور اپنی زمردی زیارت کرنے کی خاطر کسی خبیث الفطرت پیر کے اشارہ پر اپنے محسن عالم چچا کا خون مباح رکھتا ۔ اور "مرید پیر کے ہاتھ میں تلوار کی طرح ہوتا ہے" کے خود تراشیدہ اصول پر عامل ہوتا ہے ۔ تو یورپ کا جانباز گرانیٹوز کی بدیہی خیال کہ ملک کو ظالم زار کے ہاتھوں سے نجات دلائے ۔ اور استبداد کا خاتمہ کرے اپنی قیمتی جان ضائع کرتا ۔ اور اپنے غریب ماں اور رشتہ داروں کے مصائب برداشت کرنے کے خیال کو بزعم خود ملک اور اہل ملک کی خاطر برداشت کرلیتا ہے ۔

الغرض قدیم فدائی اور زمانہ حال کا انارکسٹ ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں ۔ فرق صرف سطحی اور وہ بھی صرف ارتقا کا نتیجہ ہے ۔ ورنہ خونخواری اور خونریزی میں دونوں ایکدوسرے کے مشابہ اور مطابق ہیں ۔ سرمو فرق نہیں ۔ ذیل میں فدائیوں اور انارکسٹوں کے خونی کارناموں کی ایک مختصر فہرست دی جاتی ہے ۔ جو ہمارے اس بیان کی مصدق اور اس خطرناک گروہ کے افعال پر اظہار نفرت کرنے کی محرک ہے ۔

فدائیوں کی شیطنت

(۱) خلیفہ بغداد کے بھرے دربار میں والئے خراسان کا قتل ۔ (۲) ابوہاشم گیلانی کو زندہ آگ میں جلا دیا ۔ (۳) خلیفہ المسترشد باللہ عباسی کو سربازار قتل کر کے مثلہ کیا گیا ۔ اور برہنہ نعش سڑک پر ڈالدی ۔ (۴) ابو سعید ہروی فرمانروائے اصفہان ۔ (۵) آق سنقر حاکم مراغہ اور (۶) ابو القاسم حسن مفتی قزوین کے وحشیانہ قتل ۔ (۷) خلیفہ الراشد باللہ مع غلاب لشکر میں شاہی خیمہ کے اندر چار فدائیوں کے ہاتھ سے مارا گیا ۔ (۸) حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی پر حلب میں فدائیوں کا قاتلانہ حملہ جو سلطا

(بقیہ دیکھو صفحہ نمبر ۳)

بخاری شریف کی ایک حدیث کا ترجمہ

کل حضرت صاحبزادۂ اولوالعزم نے بخاری کی یہ حدیث سنائی۔ میرے جی میں آیا۔ کہ اسے نظم کردیا جاوے۔

ابو ذر کے ایمان لانے کا قصہ
اطاعت کے حلقے میں آنیکا قصہ
وہ جرأت وہ ہمت کہ اللہ اکبر
کیا کچھ تقیّہ ایمان لا کر ؎

بیان ابن عبّاس رضی نے کی روائیت
ابو ذر رضی نے ہم کو سنائی حکائیت
غفاری قبیلہ کا میں آدمی تھا
جو سارے قبائل میں بس ایک ہی تھا
سنا ہم نے مکّہ میں اک شخص ایسا
جو کہتا ہے سچّا نبی ہوں خدا کا
اُسی وقت بھائی کو بھیجا۔ کہ جا کر
خبر لائے کیا بات ہے یہ سراسر
ذرا گفتگو اُس سے ہو جائے تیری
حقیقت کھلے تو تسلّی ہو میری
گیا میرا بھائی اور آکر سُنایا
اسے میں نے اک نیک انسان پایا
وہ نیکی کی تحریک کرتا ہے سب کو
بدی سے (وہ کہتا ہے) رُک جاؤ لوگو
کچھ اس سے تسلّی نہ میری ہوئی جب
تو میں نے تہیّا سفر کا کیا اب
لیا زادِ راہ اور روانہ ہُوا میں
یہاں تک کہ مکّہ میں رہنے لگا میں
بسر ہوتی مسجد میں یوں زندگانی
کہ چُپ چاپ پیتا تھا زمزم کا پانی
نہ تھی جان پہچان میری کسی سے
ملاقات ہوتی نہ از خود نبی سے

علی رضی مرتضےٰ ایک دن پاس آئے
کہا تم کہاں سے ہو تشریف لائے
مسافر ہو؟ آؤ۔ چلو ساتھ میرے۔
کھلائیں۔ پلائیں تمہیں اپنے ڈیرے
گیا ساتھ اُن کے مگر حال یہ تھا
کہ مقصود میرا نہ کچھ مجھ سے پوچھا
میں کھاپی کے آرام کرکے جو آیا
تو مسجد میں پھر اپنا ڈیرہ جمایا
نہ میں نے ہی کچھ بات پوچھی کسی سے
نہ مجھ سے ہی کچھ بات پوچھی کسی نے
علی رضی مرتضےٰ پھر وہاں سے جو گذرے
تو پوچھا۔ مسافر نہ پہنچا ٹھکانے؟
وہ منزل گہِ مقصدِ خاص کیا ہے
کہ تم نے سفر جس کی خاطر کیا ہے۔
کہا میں نے مطلب کچھ ایسا ہے میرا
کہ پوشیدہ رکھنا ضروری ہے اس کا
بتاؤں؟ اگر آپ اسے مخفی رکھیں
مبادا کہ لوگوں میں اعلان کردیں
کہا آپ نے جبکہ بیشک کہو تم۔
اور اس بات سے مطمئن دل رہو تم
تو میں نے کہا۔ بات یہ ہے کہ ہم نے
سنا تھا نبوۃ کا دعوےٰ یہاں سے
پئے کشفِ حالات بھائی بھی بھیجا
مگر دل میں اب تک ہے اِک دغدغہ سا
لہٰذا سفر میں نے اتنا کیا ہے
ملاقات کا شوق ان سے بڑا ہے
علی رضی نے کہا مرحبا مرحبا ہے۔
بہت اچھا یہ کام تم نے کیا ہے

میرے پیچھے پیچھے چلے آنا تم نے
میرے ساتھ بچ بچ کے چلنا مبادا
اگر خوف کی بات پاؤنگا کوئی
رُکوں گا ذرا جوتیاں صاف کرنے
غرض اس طرح خانہ کعبہ سے چلکر
وہاں عرض کی میں نے اسلام کیا ہے؟
رسولِ خدا نے مجھے جب سکھایا
یہ ارشاد بھی تھا۔ کہ مخفی رہو تم
ابھی میری دعوۃ ہے پوشیدہ لیکن
تو پھر اپنا ایمان کردینا ظاہر
کہا میں نے حضرت اقسم اُس خدا کی
رہوں چُپ میں کیوں کر صداقت کو پاکر
سُناؤں گا ان کو یہ حکم خدا ہے
اُسی وقت مسجد میں آکر سُنایا
گواہی ہے میری۔ کہ اللہ بڑا ہے
محمد رسول اس کا۔ بندہ ہے اسکا
قریشی یہ سُن کر بہت جھنجلائے
گرفتار کرکے مجھے سخت مارا
یہاں تک کہ عباس رضی آئے کہیں سے
انہیں ڈانٹا ڈپٹا یہ کیا کر رہے ہو
غفاری قبیلہ کا یہ آدمی ہے ؎
یہ سُن کر وہ سب ہٹ گئے مجھکو چھوڑا۔
کہا میں نے جب زور سے اک خدا ہے
تو پھر صابی صابی انھوں نے پکارا
یہاں تک کہ عباس رضی پھر آن پہنچے
ملامت انہیں کی نہ عاجز کو مارو۔
کہ آخر وہاں سے گذرنا ہے تم نے
جدھر ہو ں اُدھر ہی بڑھے آنا تم نے
کسی دشمنِ حق کا بد ہو ارادا
تو اس کا نشاں میں بتاؤنگا کوئی
مگر تم چلے جائیو آگے آگے
بہت جلد پہنچے نبی جی کے گھر پر
بتایا کہ فرمانبرِ خدا ہے
اُسی وقت دل سے میں اسلام لایا
کسی سے نہ اس بارہ میں کچھ کہو تم
علانیہ کہنے کا جب آگیا دن ؎
دکھا تنے میں ہو جاؤگے تم بھی ماہر
کہ جس نے یہ مُہرِ رسالت عطا کی۔
میں چلاؤں گا خانہ کعبہ میں جاکر
نبی آچکا ہے۔ نبی آچکا ہے
کہ بندہ صداقت پہ ایمان لایا
نہیں کوئی معبود جس کے سوا ہے
میں جبتک رہوں گا۔ اطاعت کرونگا
کہا یہ تو صابی ہے جانے نہ پائے۔
کسی نے نہ مجھ کو چھڑایا خدارا
چھڑایا مجھے پنجۂ آہنیں سے
ستم کر رہے ہو۔ جفا کر رہے ہو
تمہارا متر شح بھی وہی ہے
مگر صبح کو عہد پھر اپنا توڑا لو
محمّد اسی ذات کا مصطفےٰ ہے
مجھے جس قدر مار سکتے تھے مارا ؎
چھڑایا مجھے ہاتھ سے ظالموں کے
بگاڑو نہ اس کے قبیلے سے یارو
تجارت کا بھی کام کرنا ہے تم نے

نظر اپنے ایماں پہ آپ ڈالیں۔
مسلمان بے بس تھے لیکن نہ ڈرتے
عقیدہ چھپاتے نہ تھے بزدلی سے
دوم یہ کہ دین کے لئے فکر کرنا ؎
یہ ہے شیوۂ مومنانِ الٰہی۔
سوم یہ کہ تفتیش حالات کرنا۔
اگر کھوٹ ہے کچھ تو فوراً نکالیں
سمجھتے تھے جو بات حق ہے وہ کرتے
خدا کے سوا بس نہ ڈرتے کسی سے
جو سچّا ہو دم اُس کی اُلفت کا بھرنا
حقیقت ہے معلوم جن کو کماہی
محبّت سے کسب کمالات کرنا

مسیحا کے شاگرد اکمل بنو تم
تو گلہائے بستان احمدؑ چنو تم

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ۲۹ - سُورۃ المدّثّر - بقیّہ رکوع دوم

(گذشتہ سے پیوستہ)

لوگوں نے مسئلہ شفاعت پر بڑے اعتراض کئے ہیں۔ لیکن انہوں نے اس کے غلط معنے سمجھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شفاعت کرنیوالوں کی شفاعت بدکار لوگوں کو کافی نہیں ہوگی۔ پھر کیونکر کہا جاتا ہے کہ شفاعت کے مسئلہ سے گناہ میں ترقی ہے ✤

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ۙ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ۙ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ۗ

انہیں کیا ہوا کہ نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں گویا کہ بھاگے جاتے ہیں۔ بدکے ہوئے گدھوں کی طرح جو کہ شیر کے ڈر سے بھاگتے ہیں۔ قسورۃ (۱) شیر (۲) بہادر شکاری یعنے بہادر شکاری سے جس طرح جنگلی گدھا ڈر کر بھاگتا ہے۔ اسی طرح یہ بھاگتے ہیں ✤

بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۙ

بلکہ ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ مجھ کھلے صحیفے ملیں۔ یعنی بجائے اس کے کہ ہمارے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے۔ یہ خود نبی بننا چاہتے ہیں۔ اس زمانہ میں بھی بہت سے لوگ تھے۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہا کرتے تھے کہ ہمیں معجزہ دکھاؤ۔ تب مانینگے یا ہمیں الہام ہو تب مان سکتے ہیں۔ یعنے آپ کی زبانی ایسے لوگوں کو یہ جواب دیتے ہوئے لکھا کہ خدا تمہارا محتاج نہیں جو کہ تمہارے پاس آکر کہے کہ میرے مسیح کو مان لو۔ جب اس نے تم کو اتنے نشان دکھا دئے ہیں تو تمہارا فرض ہے کہ مجھے مانو۔ تم نے جب اتنے نشانات دیکھ کر کوئی فائدہ نہیں اٹھایا تو ایک اور نشان سے تمہیں کیا فائدہ ہو سکتا ہے ✤

منشرۃ - کھلے ہوئے - جو خط تازہ لکھا ہوا ہو۔ اُسے لپیٹتے نہیں تا ایسا نہ ہو۔ خراب ہو جائے۔ سو اس کے (۱) یہ معنے ہیں کہ تازہ بتازہ وحی نازل ہو (۲) یہ کہ انکو ایسے اعمالنامہ ملیں جو کھلے ہوں یعنی اس میں ان کی تعریف ہو۔ اچھے کاموں کو انسان پھیلاتا ہے۔ اور بُرے کو چھپاتا ہے ✤

كَلَّا ۖ بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ۗ

جھوٹے ہیں یہ تو آخرۃ سے خائف نہیں ہیں۔ یعنی اُنکے یہ اقوال نتیجہ ہیں آخرۃ سے خوف نہ کھانے کا ✤

كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ۗ

جس طرح یہ کفار خیال کرتے ہیں بات اس طرح نہیں بلکہ یہ قرآن تو ایک نصیحت ہے پس جو چاہے اس کو مان لے ✤

وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ

اور یہ لوگ نصیحت حاصل نہیں کرینگے۔ مگر اس صورت میں کہ اللہ تعالیٰ چاہے یعنی جبر سے انکی اصلاح ہو سکتی ہے اور جبر اللہ تعالیٰ نے کرنا نہیں کیونکہ اُس کی سُنت کے خلاف ہے۔ پس انکی اصلاح کی کوئی صورت نہیں ✤

هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۚ

اور اللہ تعالیٰ تو اس قابل ہے کہ اس سے تقویٰ کیا جائے۔ اور اگر کوئی غلطیوں کا مرتکب ہو چکا ہو تو اللہ تعالیٰ اھل المغفرۃ بھی ہے یعنی گناہ بخش دیتا ہے ✤

پارہ ۲۹ - سُورۃ القیٰمۃ رکوع اوّل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ✤

۲۴ - مئی ۱۹۱۴ء

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ

اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے پچھلی سورتوں میں بھی بہت کھول کھول کر بیان فرما دیا ہے۔ کہ کس طرح دنیا میں انسان پر مصائب آتے ہیں۔ اور پھر مرنیکے بعد کیا کیا مشکلات پیش آئیں گی۔ اور ان مصائب اور آلام سے بچنے کا علاج بھی بتا دیا ہے۔

قیامۃ - موت کو بھی کہتے ہیں۔ من مات فقد قام قیامتہ۔ جو شخص مر جاتا ہے۔ اس کی قیامت آجاتی ہے۔ اور قیامت بڑی خطرناک مُصیبت کو بھی کہتے ہیں یہ عربی زبان کا محاورہ ہے۔ فارسی اور اُردو زبانوں میں بھی مستعمل ہے کہ جب کسی پر بڑی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ "میرے لئے قیامت آگئی" یا "فلاں دن قیامت کا دن تھا۔"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بڑی بڑی مصیبتوں اور مشکلات کے دن ان کے لئے شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں اور کیوں پیش کرتا ہوں۔ اِسلئے کہ جب انہیں دو خبریں پیش از وقت دی جائیں گی۔ جن میں سے ایک اس دنیا کے متعلق ہو گی۔ اور دوسری مرنے کے بعد کی تو جب اس دنیا کی خبر صحیح ثابت ہو جائے تو سمجھنا چاہئے۔ کہ دوسری بھی ضرور صحیح ہو گی۔ کیونکہ ایک خبر نے قائل کے صدق کی شہادت دیدی تو اب کوئی وجہ نہیں کہ دوسری بات پر شک کیا جائے۔ دنیا میں ہر ایک شخص اس آدمی کی بات ماننے کے لئے فوراً تیار ہو جاتا ہے۔ جس کی سچائی اس پر ثابت ہو چکی ہو۔ تو جب رسول جو کہ دنیا کے متعلق قبل از وقت بات بیان کرتے ہیں جس کا احاطہ کرنا انسانی طاقت سے باہر ہوتا ہے۔ یعنی کفار کو کہتے ہیں کہ اپنے گناہوں سے توبہ کر لو۔ نبوت کو مان لو۔ فسق و فجور۔ چوری۔ زنا اور دیگر افعال شنیعہ کو چھوڑ دو۔ اور خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔ ورنہ تم پر

عذاب نازل ہو گئے جن سے تم تباہ و برباد کئے جاؤ گے - تو جب یہ باتیں پوری ہو جاتی ہیں تو ضرور ہے کہ مرنے کے بعد کے جو واقعات وہ بیان کرتے ہیں وہ بھی پورے ہوں ٭ انبیاء نے قیامت کے ثبوت کے لئے آئندہ کی خبروں کو بطور شہادت پیش کیا ہے ٭

بعض لوگ کہتے ہیں کہ لا زائد ہے - مگر عربی زبان کے بڑے بڑے ماہروں کا قول ہے بلکہ لا قسم کی تاکید کے لئے ہے - یا اس کے یہ معنے ہیں کہ رسول کے مخالفوں کو مخاطب فرمایا ہے اور کہا کہ لا یعنی - تمہاری سب باتیں غلط ہیں - یوں نہیں - جو کہ تم نبی کے مقابلہ میں پیش کرتے ہو - بلکہ اس طرح ہے جس طرح نبی کہتا ہے ٭

قیامت کے ثبوت کے لئے لوگوں پر اس دنیا میں بھی چھوٹی چھوٹی قیامتیں آتی رہتی ہیں - جس طرح طلباء سے مدرس ماہواری - سہ ماہی - ششماہی امتحان سالانہ امتحان کی تیاری کے لئے لیتے رہتے ہیں - اسی طرح قیامت کے لئے تیار ہونے کے لئے دنیا میں قیامتیں یعنے خطرناک مصائب آتے رہتے ہیں اور یہ اصل قیامت کا ثبوت ہوتے ہیں - کیونکہ ان سے صداقت انبیاء ثابت ہو جاتی ہے - اور قیامت کے متعلق بھی انسان انکی بات ماننے کے لئے ثلج قلب حاصل کر لیتا ہے ٭

وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کا دوسرا ثبوت میں شہادت کے طور پر نفس لوامہ کو پیش کرتا ہوں ہر ایک مجرم جرم کر کے پچھتاتا ہے - اور اس کا دل اس کو ملامت کرتا ہے کبھی یہ نہیں ہوا کہ کوئی شخص جرم کر کے اس پر فخر کرے - البتہ بعض لوگ بے حیائی اور بے شرمی سے اپنی شرارتوں کو فخریہ رنگ میں پیش کرتے ہیں - لیکن ان پر بھی ایک وقت ایسا آتا ہے جبکہ خود ہی انہیں شرمندہ اور متاسف ہونا پڑتا ہے - چور - چوری کرتا ہے - زانی زنا کرتا ہے - حرام خور - حرام خوری کرتا ہے - ڈاکو - ڈاکہ مارتا ہے - اور مرتشی رشوت لیتا ہے - لیکن یہ کبھی کسی نے نہیں دیکھا کہ چور چوری کر کے خود بتلاتا ہو - یا زانی زنا کے ارتکاب کا اظہار خود عوام میں کرتا ہو یا اسی طرح دوسرے افعال شنیعہ کا مرتکب ہونیوالا اپنے افعال کو پھیلاتا ہو پس اگر اعمال بد کی سزا نہیں تو دل ملامت کیوں کرتا ہے اور کیوں یہ مجرم اپنے گناہوں پر پردہ ڈالتے ہیں - انکو ملامت اور سزا کا خوف ہے - اسی لئے وہ ظاہر نہیں کرتے ٭

پس نفس کا ملامت کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا خاصہ پیدا کر دیا ہے - کہ ما بعد الموت کے خوف سے پریشان رہتا ہے - اور ہر ایک بدکاری کے وقت اُسے ڈرا دیتا ہے - گو وہ اس کی اور اور توجیہیں کر کے اپنی گری ہوئی خواہشات کی پیروی ہی کیوں نہ کرے - غرض کہ نفس لوامہ وہ طاقت ہے جو انسان کو گنہ پر ملامت کرتی ہے - یہ بھی قیامت کا ایک زبردست ثبوت ہے - اور خود ایک منکر قیامت کا نفس اسے گنہ پر ملامت کر کے بتاتا ہے کہ گو تو زبان سے انکار قیامت کرے مگر تیرے نفس میں ہی ثبوت قیامت رکھ دیا گیا ہے - اور گناہ کر کے انسان کا شرمندہ ہونا اور گناہ کو چھپانا اس بات کا ثبوت ہے کہ آگے پرسش ضرور ہوگی - اور کوئی ایسی ہستی ضرور ہے جو ایک نہ ایک دن اس کے اعمال کا محاسبہ کرے گی ورنہ یہ گناہ سے خائف کیوں ہے ٭

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دو گواہ جو میں نے پیش کئے ہیں - ایک انبیاء کا خطرناک مصائب کی خبریں دینا اور ان کا پورا ہونا اور دوسرا انسان کے نفس کا اس کو ملامت کرنا - ان سے اچھی طرح ثابت ہو گیا کہ مرنے کے بعد ضرور حساب کتاب ہوگا تو پھر کیا وجہ ہے کہ انسان یہ گمان کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہیں کرینگے اگر اس کا ایسا خیال ہے تو غلط ہے کیونکہ ہم ایسا کرنے والے ہیں یعنی ایسا کرتے ہیں ٭

بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝

کہ اس کی پور پور کو اکٹھا کر دیں - حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کا ایک حصہ محفوظ رہتا ہے جس سے قیامت کے دن اسے دوبارہ پیدا کیا جاویگا - پور پور کو اکٹھا کرنے کے جبکہ اسے الن نجمع عظامہ کے متعلق رکھا جائے یہ معنے ہونگے کہ ہم تو اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور کو جمع کر کے پھر اسے کامل انسان بنا دیں - اور اگر اسے لا اقسم بیوم القیمۃ کے متعلق رکھیں تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ ہم تو اس بات پر قادر ہیں کہ انسان کی پوروں کو برابر کر دیں - یعنی اس کی پوروں کو مٹا دیں - اور اس کو تباہ کر دیں یا یہ کہ ہم تو اندازہ کر چکے ہیں کہ اس کی پوروں کو مٹا دیں - یعنی ایسے لوگ جو اس نبی کے مقابلہ میں قیامت کے انکار پر زور دیتے ہیں - ان کے کاموں کو باطل کر دیں - اور انکو نکما کر دیں ٭

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝

جب کوئی شخص چھوٹے سے چھوٹے سفر کا ارادہ کرتا ہے - تو ضرور اس کے لئے پہلے تیاری کرتا ہے تاکہ تکلیف نہ ہو - مجھے یاد ہے کہ ہم ایک دفعہ ریل میں بیٹھے ہوئے تھے - کہ ایک دہلی کا بڑا سوداگر جو کہ اسی کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا - ہمارے ساتھ باتیں کرتے ہوئے کہنے لگا کہ سفر میں آدمی کو بڑا ہوشیار رہنا چاہیئے - اور ہر ایک قسم کا ضروری سامان اس کو اپنے پاس رکھنا چاہیئے میں ہمیشہ سفر کرتا ہوں اور بڑی احتیاط سے ہر قسم کی ضروری چیزیں اپنے ہمراہ رکھتا ہوں - یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ وہ سٹیشن قریب آگیا - جس پر اس نے اُترنا تھا اس لئے وہ اپنا اسباب سنبھالنے لگا - جب وہ جوتی پہننے لگا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ تو کوئی لے گیا ہے - ہم نے خیال کیا کہ چونکہ اس نے اپنی بڑائی بیان کی ہے کہ میں بہت محتاط ہوں اس لئے شاید اب اس کا امتحان ہوا ہے کہ جوتی کوئی لے گیا ہے - لیکن اُسنے جھٹ اپنا ٹرنک کھول کاغذ میں لپیٹی ہوئی نئی جوتی نکال کر پہن لی اور کہنے لگا کہ میں ایسی چیزیں جو کہ باہر رکھنی پڑتی ہیں ہمیشہ دو دو رکھتا ہوں کیونکہ ان کے چلے جانے کا خوف ہوتا ہے - اس کی اس دانائی پر ہمیں تعجب ہوا - میری غرض اس واقعہ کے بتانے سے یہ ہے کہ انسان آخر میں چھوٹے سے چھوٹے سفر میں بھی نہایت ہوشیاری سے سامان سفر درست رکھتا ہے اور آرام پاتا ہے - مگر تعجب ہے کہ اس مشاہدہ کے باوجود انسان اس عظیم الشان سفر کے لئے کوئی تیاری نہیں کرتا اور بجائے اس کے کہ کوشش اور محنت سے اس سفر کے لئے سامان تیار کرنے - غفلت و سستی میں اپنے اوقات بسر کرتا ہے ٭

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

جو حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی نے ۳۱ جولائی ۱۹۱۴ء کو دیا

یٰایُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ سورہ بقر رکوع ۲۳ -

اللہ تعالیٰ کا کس قدر احسان کس قدر فضل اور کس قدر رحمت ہے۔ کہ اس نے مسلمانوں پر جو شریعت نازل فرمائی ہے۔ اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عمل کرنے کے لئے احکام اتارے ہیں۔ انہیں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو ناقابل عمل ہو بلکہ ہر ایک وہی حکم دیا ہے جسے انسان آسانی سے کرسکتا ہے۔ کھانا پینا انسان کے لئے ایسے لازمی اور ضروری حوائج ہیں کہ اگر انسان کو کہا جائے کہ تم کو یہ ایک مدت تک چھوڑنے پڑینگے تو وہ یہ بات سنکر گھبرا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کیا لطیف پیرائے میں یہ بات بیان فرمائی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے اے مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں یہ حکم سن کر ممکن تھا کہ لوگ گھبرا جاتے۔ کہ کس طرح ہم کھانا۔ پینا اور ایک حد تک بولنا عورتوں سے تعلق رکھنا قطع کرسکیں گے۔ اسلئے فرمایا۔ کما کتب علی الذین من قبلکم۔ یہ کوئی ایسا حکم نہیں ہے کہ کوئی اس کو کر نہ سکے یہ حکم تو ہم پہلے بندوں کو بھی دیتے آئے ہیں تمہارے گھبرانے کی کوئی بات نہیں ۔

قرآن کریم کا معجزہ

قرآن شریف کا یہ ایک معجزہ ہے کہ جو حکم دیتا ہے اس حکم کی وجہ سے جو خطرات اور مشکلات انسان کے دل میں پیدا ہونے ہوتے ہیں ساتھ ہی ان کا جواب دیدیتا ہے تو جہاں یہ حکم دیا کہ اے مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں وہاں ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ ممکن ہے تمہیں یہ بات بڑی معلوم ہو کہ کس طرح کھانا پینا اور بہت حد تک بولنا اور عورت سے صحبت کرنا ترک کرسکیں گے اور فطرتاً تمہیں یہ خیال پیدا ہوا ہوگا۔ لیکن دراصل یہ کوئی ایسا حکم نہیں جس پر تم عمل نہ کرسکو۔ اس حکم پر تو تم سے پہلے لوگ بھی عمل کرتے آئے ہیں اور یہ ایک ایسا مجرب نسخہ ہے کہ اگر تم اس پر عمل کروگے تو متقی ہو جاؤگے

انسان اختیاری قوتوں کے

انسان کے بہت سے عمل مشق اور اس کی طاقتوں کے مطابق ہوتے ہیں۔ ایک انسان جو بہت سوتا ہے اسکی عادت ہی زیادہ سونے کی ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے سونے کو کم کرنا چاہے تو کم بھی کرسکتا ہے۔ پس بہت حد تک انسان کی ایسی طاقتیں ہوتی ہیں کہ جیسی انکو مشق کرائی جائے ویسا ہی وہ کام دینے لگ جاتی ہیں اسی لئے جو شریعتیں آتی ہیں وہ انسان کے اندر ایسے جوارح پیدا کر دیتی ہیں کہ جن کے مشق کرنیکی وجہ سے انسان کسی موقعہ پر بھی مشکلات اور مصائب کا شکار نہیں ہو سکتا ۔

خدا تعالیٰ کے لئے کھانا ترک کرنا اسبات کی مشق ہوتی ہے کہ اگر کبھی مصیبت آپڑے تو کوئی پرواہ نہ ہو اسی طرح خدا تعالیٰ کے لئے پانی پینا۔ عورت سے صحبت کرنا چھوڑنا اور راتوں کو جاگ جاگ کر عبادت کرنا ان باتوں کے لئے تیار کرنا ہے کہ اگر کوئی ایسی تکلیف اٹھانی پڑے اور کچھ چھوڑنا پڑے تو انسان گھبرائے نہیں۔ ماہ رمضان میں مومن محض خدا تعالیٰ کے لئے کھانا چھوڑتا ہے جو کہ اسبات کا نمونہ ہے کہ اگر کبھی اسے خدا کی راہ میں کچھ چھوڑنا پڑے تو وہ ضرور چھوڑ دیگا۔ مومن رمضان میں پانی پینا خدا تعالیٰ کے لئے ترک کرتا ہے بیوی کے تعلقات خدا تعالیٰ کے لئے چھوڑتا ہے اپنی نیند کو قربان کرکے خدا تعالیٰ کی عبادت میں لگ جاتا ہے یہ خدا تعالیٰ انسان کو نمونہ دکھاتا ہے کہ تم ایک مہینہ مشق کرکے دیکھ لو تاکہ اگر تمہیں کبھی یہ باتیں پیش آئیں تو آسانی سے کرسکو ۔

ہر ایک انسان کو مشق کرانے کی ضرورت

دنیا کی سب گورنمنٹوں میں کچھ اس قسم کی فوجیں ہیں جو کہ سارا سال کام کرتی ہیں۔ اسی طرح مومنوں میں بھی ایک گروہ ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔ اور گورنمنٹوں کی ایک ریزرو فوج ہوتی ہے جو کہ سال میں ایک یا دو مہینے کام کرتی ہے۔ اور جب جنگ کا موقع ہوتا ہے تو چونکہ ان کو مشق کروائی ہوئی ہوتی ہے اس لئے فوراً ان کو بلا لیا جاتا ہے چونکہ عام طور پر تمام مسلمان بارہ مہینے روزے نہیں رکھتے اور نہ ہی تہجد پڑھتے ہیں اس لئے رمضان میں خصوصیت فرمادی کہ تمام مسلمان اس ایک ماہ میں مشق کریں۔ گو خدا تعالیٰ کا ایک گروہ ایسا بھی ہوتا ہے جو کہ سارا سال ان باتوں میں لگا رہتا ہے

مشق کا نیک نتیجہ

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم یہ مشق کرو تاکہ تم مشکلات سے بچ جاؤ۔ جس گورنمنٹ کی فوج مشق کرتی رہتی ہے وہ دشمن کی فوج سے شکست نہیں کھاتی۔ اسی طرح جس قوم کے لوگ متقی اور نیک ہوتے ہیں اور جو خدا تعالیٰ کے لئے ہر ایک چیز کو چھوڑنے والے ہوتے ہیں۔ شیطان کی مجال ہی نہیں ہوتی کہ ان کو زک دے سکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان دنوں میں جو جماعت بدی سے بالکل محفوظ رہتی ہے اس پر شیطان کو حملہ کرنے کا خیال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ شیطان بھی پلید اور ناپاک دلوں پر ہی حملہ کرتا ہے۔ ایک شرابی دوسرے شرابی کو ہی شراب پینے کے لئے کہے گا۔ لیکن اس کو یہ کبھی جرأت نہیں ہوگی کہ کسی متقی کو کہے۔ تو جب تمام جماعت متقی ہو جاتی ہے تو شیطان بھی حملہ نہیں کر سکتا ۔

فرمایا کہ اگر تم ایسا کروگے تو شیطان کے حملوں سے بچ جاؤگے چونکہ تم میں سے ہر ایک فرد سپاہی ہوگا اور اس نے دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے مشق کی ہوئی ہوگی اسلئے شیطان کو حملہ کرنے کی جرأت ہی نہیں ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ جب تک مسلمان تمام سپاہی تھے شیطان نے ان پر کوئی حملہ نہیں کیا۔ لیکن جب خال خال رہ گئے تو اس وقت ان پر حملہ کیا گیا۔ اور شیطان نے انکے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈالکر انکو تباہ کر دیا ۔

ایک زمانہ تو ایسا ہوتا ہے جبکہ خاص خاص لوگ خدا تعالیٰ کے حضور راتوں کو اٹھ کر دعائیں کرتے ہیں لیکن یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فضل اور رحم ہے کہ اس نے ایک ایسا موقعہ رکھ دیا ہے جس میں سب لوگ ملکر رات کو عبادت کرسکتے ہیں کیونکہ بہت سے لوگ ہوتے ہیں جو کہ ہمیشہ رات کو نہیں اٹھ سکتے۔ چنانچہ بعض مزدوری پیشہ لوگ ہوتے ہیں جو کہ دن کو محنت کرتے ہیں اس لئے رات کو ان کا اٹھنا مشکل ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو اجازت دے دی تھی کہ ہمیشہ تہجد نہ پڑھا کرو مگر رمضان میں تو سب کو اٹھنا پڑتا ہے اسلئے ملکر سب کی دعائیں اس وقت جبکہ خدا تعالیٰ نے کہا کہ میں قبول کرتا ہوں قبولیت کے درجہ کو پہنچ جاتی ہیں۔ چنانچہ روزوں کیساتھ ہی خدا تعالیٰ فرماتا ہے واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون روزوں کے مبارک دن ہوتے ہیں پس مبارک ہے وہ انسان جو ان سے فائدہ اٹھا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تہجد کی جماعت نہیں ہوتی تھی۔ بعد میں صحابہ نے پسند کیا۔ کہ بعض لوگ چونکہ سست ہوتے ہیں۔ اس لئے جماعت سے مل کر وہ بھی پڑھ لیا کریں گے۔ پس بہتر ہے۔ کہ ایسے لوگ جو اپنے نفسوں سے ڈرتے ہیں۔ وہ سحری کھانے سے پہلے پچھلی رات یا پہر پہلی رات ہی باجماعت پڑھ لیا کریں۔ اور جن کو اپنے نفسوں پر قابو ہے۔ وہ الگ گھر میں پڑھ لیا کریں۔ اصل مدعا تو قرآن کریم کا پڑھنا اور دعاؤں میں مشغول رہنا ہے۔ گھر میں لمبی لمبی صورتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

ہماری مشکلات

اس زمانہ میں ہمارے لئے بہت سی مشکلات ہیں۔ دنیا کے مقابلہ میں پہلے ہی ہماری جماعت ایک قلیل جماعت تھی۔ لیکن اب تو اس میں سے بھی کچھ حصہ الگ ہو گیا ہے۔ پہلے ہم غیر احمدیوں کے حملوں کو اندرونی حملے کہا کرتے تھے۔ لیکن اب تو اندرونی در اندرونی حملے شروع ہو گئے ہیں۔ اس لئے جو شخص باوجود دشمنوں کے تین حلقوں سے گھرا ہوا ہونے کے آرام سے سوتا ہے۔ وہ بیوقوف ہے۔ اور خصوصاً اسوقت جبکہ اسے جاگنے اور دشمن کے مقابلہ کے لئے تیاری کرنے کا موقعہ بھی مل جائے۔ تم ان دنوں میں خوف خدا کو مدنظر رکھ کر دعائیں کرو۔ تاکہ خدا تعالیٰ اس اندرونی فتنہ کو دور کر دے۔ تم خوب سمجھ رکھو۔ کہ خدا تعالیٰ کی نصرت کے بغیر نہ کبھی پہلے کچھ ہوا ہے۔ اور نہ اب ہوگا۔ تمہارے پاس فوج۔ لشکر، عزت۔ دولت۔ آلات وغیرہ کچھ نہیں۔ جس سے تم نے تمام دنیا کا مقابلہ کرنا ہے۔ تمہاری کامیابی کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔ اگر اس کو پکڑ لوگے۔ تو کامیاب ہو جاؤ گے

مشکلات کا علاج

اور وہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی چوکھٹ کو پکڑ لو۔ اور اسی کے آگے عرض کرو۔ کہ ہمیں تمام دشمنوں سے بچایئے۔ ایک ڈاکو اسی وقت تک کسی کے مال پر حملہ کرتا ہے۔ جبکہ وہ پولیس کے ہیڈ کوارٹر سے دور ہوتا ہے اور اگر تھانے کے پاس ہو۔ تو وہ حملہ نہیں کرتا۔ تم بھی خدا تعالےٰ کے حضور گر جاؤ۔ اور اس کی چوکھٹ کو پکڑ کر اس سے پناہ مانگو پھر تم پر کوئی حملہ نہیں کر سکیگا۔ اور اگر کریگا۔ تو اس بادشاہوں کے بادشاہ کے سپاہی اس کو خود پکڑ کر سزا دیں گے۔

یہ دن صالح مت کرو۔ فتنے بند نہیں ہوئے۔ بلکہ بڑھ رہے ہیں۔ مصائب کم نہیں ہوئے۔ بلکہ زیادہ ہو رہے ہیں۔ اس لئے تم سستی نہ کرو مسلمانوں کی تاریخ پڑھکر حیرانی آتی ہے۔ کہ عین جنگ کے موقعہ پر بھی باقاعدہ تہجد پڑھتے تھے۔ سارا دن لڑائی میں مشغول رہتے اور رات کو بجائے سونے کے خدا تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جاتے تھے۔ جنگ یرموک میں عیسائی بادشاہ نے اپنے ایک آدمی کو کوئی بات دریافت کرنے کے لئے مسلمانوں کے لشکر میں بھیجا۔ تو اس نے واپس آکر کہا کہ ہم کبھی ان پر غالب نہیں آ سکتے۔ ہمارے سپاہی تو رات میں ہی کمریں کھولنی اور ہتھیار اتارنے شروع کر دیتے ہیں۔ تاکہ چلکر جلدی آرام کریں۔ لیکن وہ تو رات کو بھی دعاؤں اور خدا کی عبادت میں لگے رہتے ہیں۔

اپنا نام قائم رکھنے کے لئے خدا کا نام لو!

تم خدا تعالیٰ کا نام لو۔ کون پسند کرتا ہے۔ کہ اس کا نام مٹا دیا جائے نام کے بقا کے لئے ہی لوگ اولاد کے متمنی ہوتے ہیں۔ تو جب کمزور انسان پسند نہیں کرتا۔ کہ اس کا نام مٹ جائے۔ تو وہ بڑی قدرتوں اور طاقتوں والا خدا کب پسند کر سکتا ہے۔ کہ اس کا نام مٹایا جائے۔ اگر تم خدا تعالیٰ کے نام لیوا ہو گے تو تمہارا مٹانا خدا کے نام کا ہی مٹانا ہوگا۔ پس اسکی چوکھٹ پر گر جاؤ اور دعائیں لگے رہو۔ ممکن ہے کہ تم میں سے کسی کی دعا قبول ہو جائے اور یہ موجودہ فتنہ دور ہو جائے۔ اس رمضان سے بہت سے فوائد حاصل کر کے گذرو۔ اور خدا تعالیٰ کی عبادت کرو۔ جب تمہارے ذریعہ خدا تعالیٰ کا نام روشن ہوگا۔ اور تم اس کے دروازے پر جھک جاؤ گے تو کوئی تمہیں تباہ نہیں کر سکیگا۔ پھر اگر تم اس کے دروازے سے ہٹ جاؤ گے۔ تو اسکو بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں۔ وہ کسی اور قوم کو بھیج دیگا۔ کیونکہ وہ ہمارا محتاج نہیں۔ بلکہ ہم اس کے محتاج ہیں۔ ایک باغبان باغ میں درخت لگاتا ہے۔ لیکن جو بے پھل درخت ہوتا ہے۔ اسکو کاٹ دیتا ہے۔ تاکہ وہ بے فائدہ جگہ کو نہ گھیر سکے۔ اور پھر وہ جلانے کے کام آتا ہے۔ تو یہ باغ مسیح موعود علیہ السلام نے لگایا ہے۔ اگر یہ پھل نہ دیگا۔ تو اور باغ لگایا جائیگا۔ پس جو کوئی اس باغ میں بے پھل کھڑا ہے۔ اس کو بہ نسبت اس کے جو کہ جنگل میں کھڑا ہے۔ زیادہ ڈرنا چاہیئے۔ کیونکہ جنگل میں بے پھل اور خاردار درخت بھی کھڑے رہ سکتے ہیں۔ لیکن باغ میں ایسے درختوں کو فوراً کاٹ دیا جاتا ہے۔ تم اس باغ کے درخت ہو۔ تمہارے لئے اوروں کی نسبت زیادہ خطرے کی بات ہے۔ اس لئے جو کوئی تم میں سے اپنے اندر بے پھل یا خاردار درخت کی ایسی خصلتیں دیکھتا ہے وہ تبدیلی پیدا کرے۔

تم روزوں میں خاص طور پر خدا تعالےٰ کی عبادت میں لگ جاؤ۔ تاکہ تمہارے لئے عید خوشی کا موجب ہو۔ عید کی تمہیں اس لئے خوشی نہ ہو۔ کہ اس دن کھاؤ پیو گے۔ بلکہ اس لئے کہ اس دن خدا کی خاص رحمتوں کے پھل اور میوے کھاؤ گے۔ عید کا دن تمہارے لئے اس لئے خوشی کا دن نہ ہو کہ دوستوں اور عزیزوں سے ملو گے۔ بلکہ اس لئے کہ خدا کی اور مخلوق اس دن تم سے مل جائے۔

یہ بہت بابرکت مہینہ ہے۔ جو اس سے فائدہ اٹھانا چاہے گا۔ اس پر خدا تعالےٰ کی بڑی بڑی برکتیں اور رحمتیں نازل ہونگی۔

محمد عثمان صاحب لکھنوی کا خط

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار "الفضل" سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اخبار پیام ... لاہور مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۱۴ء میں حضرت جناب خلیفۃ المسیح والمہدی دویم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک خط بنام خاکسار کا اقتباس چھپا ہے۔ اس کی بابت دو امر حضور سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اول یہ خط بغیر میری اجازت کے لاہوری .... ہاتھ میں پہنچا۔ اور انھوں نے اپنی شرافت کو طاق پر رکھ کر بغیر میری اجازت کے چھاپ دیا۔ حالانکہ اخلاقی۔ قانونی۔ اور مذہبی طور پر اس کے دیکھنے کا بھی کسی کو حق نہیں تھا۔ کہ پرائیوٹ خط کو پبلک میں لاتا۔ دوم۔ "مصلحت وقت" کے جملہ پر بہت زور دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ فقرہ قصہ طلب ہے۔ میرا خط حضرت صاحبزادہ صاحب کے پاس ممکن ہے کہ محفوظ ہو۔ اس میں میں نے یہ لکھا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود کیلئے جو بعض احمدی احباب فقط احمد رسول اللہ یا نبی اللہ وغیرہ لکھتے ہیں۔ گو یہ الفاظ بالکل صحیح ہیں۔ اور ہمارا یہ ہی عقیدہ ہے مگر چونکہ ان الفاظ سے بعض لوگوں کو دھوکہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے میری رائے میں ایسے الفاظ کا اخبار میں لکھنا مناسب نہیں ہے۔ اس پر حضرت ممدوح نے لکھا۔ کہ میں خود ان الفاظ کا اخبار میں لکھنا پسند نہیں کرتا۔ مگر اسوقت مصلحت وقت یہی ہے۔ اور یہ جملے بطور علاج کے لکھے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور جو کوئی لفظ "مصلحت وقت" کا اور کچھ مطلب لیتا ہے وہ اپنی خباثت نفس کو ظاہر کرتا ہے امید ہے کہ آپ ان سطور کو اخبار کی قریبی اشاعت میں چھاپ دینگے تاکہ غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ فقط (محمد عثمان احمدی)

نومبائعین

مولوی شمس الدین صاحب رس مدرس ...ان۔ ریاست فریدکوٹ۔ برکت علی صاحب بہلولپور چک نمبر ۱۲۷ (لائلپور) ۔ محمد ابراہیم صاحب بھانون گو سروے آف انڈیا۔ دہرم سالہ۔ منشی محمد بخش صاحب متعلم انٹرنس مشن سکول انبالہ۔ محمد سلطان صاحب گورنمنٹ ہائی سکول پسرور۔

تازہ خبریں۔ پٹیالہ کے آریوں کا مقدمہ بجائے مولوی فضل دین صاحب کے سردار بھگوان سنگھ افسر مال برنالہ کے سپرد ہوا۔ (۲) مسٹر گاڈلے سی۔ ایس آئی ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب امسال رخصت پر نہیں جائنگے۔ چہ جائیکہ ریٹائر ہوئے ہوں (۳) ۳ ہزار نوجوان بنگالی انٹرنس پاس طالبعلموں کو کلکتہ میں [illegible]